بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ   نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِيْمِ   وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

23/مارچ کا دن جماعت میں یوم مسیح موعود کے حوالے سے یاد رکھا جاتا ہے۔حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے یہ اعلان کیا کہ میں ہی وہ مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں جس کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی اور یوں آپ نے بیعت کا آغاز فرمایا

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 22/مارچ 2019 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

کل 23/مارچ ہے اور یہ دن جماعت میں یوم مسیح موعود کے حوالے سے یاد رکھا جاتا ہے۔حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام نے یہ اعلان کیا کہ میں ہی وہ مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں جس کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی اور یوں آپ نے بیعت کا آغاز فرمایا۔اس وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہی کچھ ارشادات پیش کروں گا جن میں آپ نے مسیح موعود کے آنے کی ضرورت زمانے کی حالت اور اپنے دعوے کے بارے میں بتایا ہے۔

زمانے کی حالت متقاضی تھی کہ کوئی آئے جو اسلام کی ڈولتی کشتی کو سنبھالے لیکن بدقسمتی سے مسلمان علماء کی اکثریت نے جو پہلے اس انتظار میں تھے کہ کوئی مسیح آئے لیکن آپ کے دعوے کے بعد اکثریت نے مخالفت کی اور عامۃ المسلمین کو جھوٹی کہانیاں سنا کر آپ کے اور آپ کی جماعت کے خلاف اس قدر بھڑکایا کہ قتل کے فتوے دیئے جانے لگے۔آج تک احمدیوں پر بعض جگہوں پر اسلام کے نام پر ظلم و بربریت اور قتل و غارت گری کی ایسی ہولناک مثالیں قائم کی جارہی ہیں کہ اسلام کی حقیقت جاننے والے کبھی ایسا سوچ بھی نہیں سکتے اور کبھی ان سے ایسی حرکتیں عمل میں آ ہی نہیں سکتیں۔اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ کیوں مسیح موعود کے آنے کی ضرورت ہے اور مسیح کو اس زمانے سے کیا خصوصیت ہے آپ فرماتے ہیں کہ قرآن شریف نے اسرائیلی اور اسماعیلی دو سلسلوں میں خلافت کی مماثلت کا کھلا کھلا اشارہ کیا ہے جیسے اس آیت سے ظاہر ہے

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۔آپ فرماتے ہیں کہ اسرائیلی سلسلہ کا آخری خلیفہ جو چودھویں صدی پر بعد حضرت موسیٰ آیا وہ مسیح ناصری تھا مقابل میں ضرور تھا کہ اس امت کا مسیح بھی چودھویں صدی کے سرپر آوے۔علاوہ ازیں اہل کشف نے اس صدی کو بعثت مسیح کا زمانہ قرار دیا ہے جیسے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب وغیرہ اہل حدیث کا اتفاق ہو چکا ہے کہ علامات صغریٰ کل اور علامات کبریٰ ایک حد تک پوری ہو چکی ہیں ۔بہرحال آپ فرماتے ہیں کہ مسیح کے آنے کی تمام علامات پوری ہو چکی ہیں۔آنے والے مسیح موعود کی نشانیاں بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ آنے والے کا ایک نشان یہ بھی ہے کہ اس زمانے میں ماہ رمضان میں کسوف و خسوف ہوگا۔فرمایا کسوف و خسوف کا اس کے دعویٰ کے بعد ہونا یہ ایک ایسا امر تھا جو افترا اور بناوٹ سے بعید تر ہے۔اس سے پہلے کوئی کسوف و خسوف ایسا نہیں ہوا۔یہ ایک ایسا نشان تھا

کہ جس سے اللہ تعالیٰ کو کل دنیا میں آنے والے کی منادی کرنی تھی چنانچہ اہل عرب نے بھی اس نشان کو دیکھ کر اپنے مذاق کے مطابق درست کہا ہمارے اشتہارات بطور منادی جہاں جہاں نہ پہنچ سکتے تھے وہاں وہاں اس کسوف وخسوف نے آنے والے کے وقت کی منادی کر دی۔ یہ خدا کا نشان تھا جو انسانی منصوبوں سے بالکل پاک تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ آدم سے لے کر اس مہدی تک کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا۔ اگر کوئی شخص تاریخ سے ایسا ثابت کرے تو ہم مان لیں گے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ایک اور نشان یہ بھی تھا کہ اس وقت ستارہ ذوالسنین طلوع کرے گا۔ یعنی وہ ستارہ جو مسیح ناصری کے ایام میں طلوع ہوا تھا۔ اب وہ ستارہ بھی طلوع ہو گیا۔ اسی طرح قرآن شریف کے دیکھنے بھی پتا لگتا ہے کہ

وَإِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ○ وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ ○ وَإِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ○ وَإِذَا النُّفُوسُ زُوِّجَتْ ○ وَإِذَا الْمَوْءُدَةُ سُئِلَتْ ○ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ○ وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۝١٠

یہ ساری قرآن کریم میں پیشگوئیاں ہیں کہ وحشی اکٹھے کئے جائیں گے اس کی تشریح یہ ہے کہ چڑیا گھر قائم ہو گئے۔ تعلیم عام ہو کے دنیا میں پھیل گئی۔ بعض مقامی لوگوں کو بعض قوموں نے حملہ کر کے ختم کر دیا۔ پھر سمندروں کے ملائے جانے کا بھی ذکر ہے لوگوں کے ملائے جانے کا بھی ذکر ہے۔ پھر یہ ہے کہ عورت پر جو اس وقت ظلم ہوتا تھا، وہ سوال کرے گی کہ کس جرم میں مجھے قتل کیا جا رہا ہے۔ صحیفے نشر کئے جائیں گے۔ پریس میڈیا ہے یہ ساری چیزیں ثابت کرتی ہیں کہ یہ زمانہ مسیح موعود کا زمانہ ہے اور قرآن شریف میں اس کی پیشگوئیاں موجود ہیں۔

پھر مزید آپ نشانات کے بارے میں فرماتے ہیں کہ مختلف قسم کی آفتیں آئیں گی حادثات ہوں گے۔ حوادث سماوی نے قحط طاعون اور ہیضہ کی صورت پکڑ لی۔ طاعون وہ خطرناک عذاب ہے کہ اس نے گورنمنٹ تک کو زلزلے میں ڈال دیا اور بڑی خوفناک تباہی پھیلائی۔ مامور من اللہ کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے ثبوت میں آسمانی نشان دکھاوے فرمایا کہ ایک لیکھرام کا نشان کیا کچھ کم نشان تھا ایک کُشتی کے طور پر کئی سال تک ایک شرط بندھی رہی۔ پھر ایسا ہی واقع ہوا جیسا کہ کہا گیا تھا کہ کیا اس کی کوئی اور نظیر ہے۔ پھر دھرم مہوتسو کے متعلق بھی کئی دن پہلے اعلان کیا کہ ہم کو اللہ تعالیٰ نے اطلاع دی ہے کہ ہمارا مضمون سب پر غالب رہے گا جن لوگوں نے اس عظیم الشان اور پُر رعب جلسہ کو دیکھا ہے وہ خود غور کر سکتے ہیں کہ ایسے جلسہ میں غلبہ پانے کی خبر پیش از وقت دینی کوئی اٹکل یا قیاس نہ تھا۔ پھر آخر وہی ہوا جیسے کہا گیا تھا۔ اور غیروں نے بھی اس کے سب سے بالا رہنے کا اقرار کیا۔

پھر آپ مامور الٰہی ہونے کی شہادتیں پیش کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں کہ غرض اس وقت میرے مامور ہونے پر بہت سی شہادتیں ہیں۔ اول اندرونی شہادت دوم بیرونی شہادت سوم صدی کے سر پر آنے والے مجدد کی نسبت حدیث صحیح چہارم انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ کا وعدہ حفاظت۔ اب پانچویں اور زبردست شہادت میں اور پیش کرتا ہوں اور وہ سورۃ نور میں وعدہ استخلاف ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے پہلے بھی ذکر ہو گیا کہ

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

اس آیت میں وعدہ استخلاف کے موافق جو خلیفے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں ہوں گے وہ پہلے خلیفوں کی طرح ہوں گے۔ اسی طرح قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰ فرمایا گیا جیسے فرمایا انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔

اس مماثلت میں جیسے کما کا لفظ فرمایا گیا ہے ویسے ہی سورۃ نور میں کما کا لفظ ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ موسوی سلسلہ اور محمدی سلسلہ میں مشابہت اور مماثلت تامہ ہے موسوی سلسلہ کے خلفاء کا سلسلہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر آ کر ختم ہو گیا تھا اور وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودھویں صدی میں آئے تھے اس مماثلت کے لحاظ سے کم از کم اتنا تو ضروری ہے کہ چودھویں صدی میں ایک خلیفہ اسی رنگ وقوت کا پیدا ہو جو مسیح سے مماثلت رکھتا ہو اور اس کے قلب اور قدم پر ہو۔

حضور انور نے فرمایا اب میں جو گذشتہ جمعہ کو نیوزی لینڈ میں جو واقعہ ہوا تھا اس کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں گذشتہ جمعہ ہی کہنا تھا لیکن وہ آخر میں ذہن سے نکل گیا بہر حال اس کے بعد ایک میں نے پریس ریلیز دلوا دی تھی جہاں جماعت کی طرف سے اس پر اظہار افسوس کیا گیا تھا کئی بے گناہ اور معصوم اور بچے مذہبی اور قومی منافرت کی بھینٹ چڑھ گئے اور شہید کئے گئے اللہ تعالیٰ ان سب پر رحم فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر عطا فرمائے۔

اس موقع پر کچھ باتیں بعد میں بھی آ گئیں کہ نیوزی لینڈ کی حکومت نے اور خاص طور پر وزیر اعظم نے جن اعلیٰ ترین اخلاق کا مظاہرہ کیا ہے اور حکومت کے فرائض ادا کرنے کا حق ادا کیا ہے وہ بھی اپنی مثال آپ ہے کاش کہ مسلمان حکومتیں بھی اس سے سبق لیں اور مذہبی منافرت کو ختم کرنے میں اپنا کردار ادا کرنے والی ہوں۔ وہاں کے عوام نے بھی پورا ساتھ دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی ان نیکیوں کو قبول کرتے ہوئے ان کو سچائی اور حق پہچاننے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

وہاں مسجد میں جو لوگ تھے ان میں سے ایک خاتون کا ٹی وی انٹرویو آ رہا تھا۔ اس نے غیر معمولی صبر اور حوصلہ دکھایا۔ ان کا خاوند اور 21 سالہ نوجوان بیٹا بھی اس کی بھینٹ چڑھ گئے انہوں نے لوگوں کی مدد کرتے ہوئے اپنی جان دی۔ تو بہر حال ایک نیکی کی خاطر اور نیک مقصد کی خاطر جان دی اللہ تعالیٰ ان سے رحم کا سلوک فرمائے۔ ایک انتہائی قابل افسوس واقعہ ہے اور وہاں کے مسلمانوں نے تو بڑے صبر اور حوصلے کا مظاہرہ کیا ہے اور یہی ایک مسلمان سے توقع کی جا سکتی ہے اور یہی اظہار ہے جو مسلمان کو کرنا چاہئے لیکن بعض شدت پسند گروہوں نے یہ اعلان کیا ہے کہ ہم اس کا بدلہ لیں گے حالانکہ انتہائی غلط چیز ہے اس طرح تو دشمنیاں چلتی چلی جائیں گی اللہ تعالیٰ کرے کہ اسلام کے اندر جو شدت پسند گروہ ہیں ان کا بھی خاتمہ ہو اور اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تعلیم دنیا میں پھیلے اور مسلمانوں کو بھی اللہ تعالیٰ یہ توفیق عطا فرمائے کہ اکثریت ان کی بلکہ تمام ہی زمانے کے امام کو ماننے والے ہوں اور تا کہ پھر ایک ہو کر دنیا میں اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تعلیم کو پھیلایا جا سکے۔

حضور انور نے فرمایا اس کے علاوہ نمازوں کے بعد میں کچھ جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ مولانا خورشید احمد انور صاحب کا ہے جو قادیان میں وکیل المال تحریک جدید تھے۔ 19 / مارچ کو 73 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ ایک لمبے عرصے سے کینسر کی وجہ سے علیل تھے لیکن بڑے صبر اور ہمت اور حوصلے کے ساتھ آپ نے اس

بیماری کا سامنا کیا۔شدید بیماری اور کمزوری کے باوجود اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی میں کبھی کوتاہی نہیں کی۔ باقاعدگی سے دفتر آتے۔ اپنے وقف کو آخر دم تک احسن رنگ میں جس حد تک کوشش ہو سکتی تھی نبھانے کی کوشش کی بلکہ جس طرح حق ادا کرنا چاہئے تھا میں سمجھتا ہوں وہ حق ادا کیا۔

ان کے داماد خالد احمد الہ دین صاحب نے لکھا کہ بیماری کے دنوں میں جب کبھی ان کو آرام کرنے کے لیے کہتا تو آپ یہی جواب دیتے تھے کہ میری خواہش ہے کہ میں آخر دم تک خدمت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہو جاؤں اور اس عہد کو انہوں نے نبھایا۔ نہایت اطاعت گزار محنتی دیانتدار تھے اور مالی معاملات پر بڑی گہری نظر رکھنے والے تھے۔ جب ان کو وکیل المال کا چارج دیا گیا ہے تو اس وقت تحریک جدید کا بجٹ چند لاکھ تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کروڑوں میں چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی انکی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ ہے طاہر حسین منشی صاحب نائب امیر فجی کا جو 5/ مارچ کو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ فجی جماعت کے دیرینہ خادم تھے۔ بڑا لمبا عرصہ ان کو نائب امیر کے طور پر خدمت کی توفیق ملی بہت نیک دعا گو مخلص اور باوفا بزرگ انسان تھے۔ خلافت سے بہت زیادہ وفا کا تعلق تھا دوسروں کو بھی خلافت کے احترام اور اطاعت کی تحریک کرتے تھے۔ اپنا اعلیٰ نمونہ بھی ہر وقت دکھاتے تھے۔ کبھی کسی بات پر اختلاف ہوتا تو جب پتا لگتا کہ خلیفۃ المسیح کی رائے اس بارے میں یہ ہے تو فوراً اپنی رائے چھوڑ دیتے۔

تیسرا جنازہ ہے موسیٰ سسکو صاحب کا جو مالی کے باشندے ہیں 15/ فروری کو ان کی وفات ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نومبر 2012ء میں احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔ 2013ء میں ان کو وسکا سو شہر میں جماعت کے ریڈیو سٹیشن کے آغاز پر ریڈیو کا ڈائریکٹر اور اسی سال صدر جماعت بھی مقرر کیا گیا۔ ریڈیو سٹیشن کے قیام کے بعد وسکا سو ریجن میں غیر معمولی مخالفت کا سامنا تھا اس وقت انہوں نے بڑی حکمت اور صبر و تحمل سے حالات کا سامنا کیا اور تمام مسائل کا حل نکالا۔ بیعت کے بعد انہوں نے اپنے آپ کو جماعتی کاموں کے لئے وقف کر دیا تھا۔ نماز باجماعت کے علاوہ باقاعدگی سے تہجد ادا کرتے تھے۔ بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت سے غیر معمولی محبت تھی اور خلافت کی ہر تحریک پر لبیک کہنے میں پہل کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرمائے ان کی اولاد کو بھی نیکیوں کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆ خطبہ ثانیہ ☆☆☆

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 22 - March - 2019

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB